126884 ـ اپنى بہن كو دودھ پلايا اور اس كے اپنے خاوند كى اولاد ہے تو كيا يہ بہن ان بچوں پر حرام ہو جائيگى ؟

سوال

ايك عورت نے ايك شخص سے شادى كى جس كے دو بچے تھے، اور اس عورت نے اپنى بہن كو دودھ پلايا تو كيا اس كے خاوند كى اولاد اس كى بہن كے بھائى بن جائيگے ؟
يہ علم ميں رہے كہ اس عورت نے رضعات كى تعداد كى وضاعت نہيں ليكن وہ يہ كہتى ہے كہ بہن سے سير ہو كر دودھ پيا تھا، اور يہ بھى علم ميں ركھيں كہ بہن نے اس كے خاوند (يعنى سالى نے بہنوئى كے پہلے) بيٹے كے ساتھ شادى كر لى ہے اور ان كى اولاد بھى ہو چكى ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

سوال سے ہميں يہ ظاہر ہوتا ہے كہ:

عورت نے ايك شخص كے ساتھ شادى كى جس كے پہلے دو بيٹے تھے، تو اس طرح يہ اس عورت كے اپنے بيٹے نہ ہوئے، اور نہ ہى اس نے انہيں دودھ پلايا ہے، تو اس طرح يہ اس كے رضاعى بيٹے بھى نہيں بنتے.

اس بنا پر اگر تو اس عورت نے اس شخص سے شادى كے بعد اپنى بہن كو دودھ پلايا اور پانچ رضاعت يا اس سے زيادہ تھيں تو اس طرح وہ اپنى بہن كى رضاعى ماں ہوئى اور اس كا بہنوئى اس كى بہن كا رضاعى باپ بن گيا.

اس بنا پر اس شخص كے وہ دونوں بيٹے اس لڑكى جس نے بہن كا دودھ پيا تھا كے رضاعى بھائى ہوئے كيونكہ وہ سب ايك ہى باپ ميں (رضاعت كے اعتبار سے) اكٹھے ہو جاتے ہيں، اور يہ بيوى كى بہن اس شخص (يعنى بہنوئى) كے خاندان ميں داخل ہو گئى، تو اس شخص كى بيوى اس بہن كى ماں ہوئى اور وہ اس كا باپ ہوا، اور اس كے دونوں بيٹے اس كے بھائى ہوئے اور اس كے والدين اس كے دادا دادى اور اس شخص كے بھائى اس كے چچا ہوئے يعنى سارا خاندان اسى طرح.

اور اس لڑكى كا حكم نكاح ميں وہى حكم ہو گا جو اس كى اولاد كا حكم ہے، اور درج ذيل حديث كا معنى بھى يہى ہے:

" رضاعت سے وہی کچھ حرام ہوتا ہے جو نسب سے حرام ہوتا ہے "

اس بنا پر بیوی کی بہن - جو رضاعت میں بہنوئی کی بیٹی بن چکی ہے - کے لیے اپنے بہنوئی کے بیٹوں سے شادی کرنا حرام ہو گا؛ کیونکہ وہ اس کے رضاعی بھائی بن چکے ہیں.

دوم:

مندرجہ بالا حکم دو حالتوں میں ہے:

پہلی حالت:

اگر یہ رضاعت دودھ پینے کی حالت میں ہو یعنی بچے کے پہلے دو برس، اگر اس نے دو برس کی عمر کے بعد بہن کو دودھ پلایا ہے تو اس سے حرمت ثابت نہیں ہوتی.

دوسری حالت:

اس حالت میں کہ رضاعت پانچ یا زیادہ بار ہو، لیکن اگر یقینی طور پر اس سے کم رضاعت ہو یا پھر عدد میں شك ہو کہ آیا وہ پانچ بار تك پہنچی تھی یا نہیں تو اس سے حرمت ثابت نہیں ہو گی، اور اس شخص کے بیٹے اس کے رضاعی بھائی نہیں ہونگے، اور نہ ہی اس کی بہن اصل میں اس کی رضاعی ماں بنے گی.

ان دونوں حالتوں کے تفصیلی دلائل آپ سوال نمبر (804) میں دیکھ سکتے ہیں.

یہاں ہم حرمت کے ثبوت کے لیے ایك اہم شرط کا اضافہ کرنا چاہیں گے - جس کا اشارہ کیا جا چکا ہے - وہ یہ کہ اگر بہن نے اپنی بہن کو موجودہ خاوند کا دودھ پلایا ہو جس کے وہ بیٹے ہیں تو پھر حرمت ثابت ہو گی، نہ کہ پہلے خاوند کی موجودگی میں، کیونکہ اس اعتبار سے سوال واضح نہ تھا.

اگر تو اس عورت کا دودھ اصل میں پہلے خاوند کی وجہ سے موجود تھا تو پھر دوسرے خاوند کے بیٹے اس دودھ پینے والی بہن کے رضاعی بھائی نہیں ہونگے؛ کیونکہ ان کے درمیان ربط کا کوئی تعلق و علاقہ نہیں پایا جاتا.

اس شرط کی مزید تفصیل معلوم کرنے کے لیے آپ سوال نمبر (45620) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

اور اس سوال کرنے والے سائل کو چاہیے کہ وہ حقیقت حال کی وضاحت کرے، اور رضاعت کی تعداد کا بھی یقین کرے، اور پھر اس معاملہ کو شرعی عدالت میں پیش کرے تا کہ اس مسئلہ کو حل کیا جائے، اور حکم وہی ہو گا جو شریعت کے مناسب ہو.

ہو سکتا ہے حالت کی وضاحت کرنے کے نتیجہ میں اس بہن اور اس خاوند کے بیٹے کے درمیان نکاح فسخ کرنا پڑے، لیکن اگر یہ ثابت ہو جائے کہ ان کے درمیان کوئی حرمت نہیں تو یہ نکاح برقرار بھی رہ سکتا ہے، اس لیے سوال کرنے والے اس مسئلہ میں جلدی کرنی چاہیے اور دیر مت کرے.

واللہ اعلم .